5157 ـ اسلام میں قیدیوں کي صحت کي حفاظت

سوال

میرےمقالہ کا عنوان: جیل میں صحت کي دیکھ بھال ہے، تو کیا قیدیوں کےلیےبھي وہي دیکھ بھال ہوگي جوباقي عام لوگوں کي صحت کي ہوتي ہے؟
اس معاملہ میں مساوات کےبارہ میں اسلامي رائےکیاہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اسلام نےقید خانوں اورقیدیوں کےمعاملہ کوبہت اہمیت دي ہے اور اس کا بہت خیال رکھاہےجس کي نظیر کسي زمانے اور کسي جگہ پر نہیں ملتي، اسي لیے فقہاء کرام نےاپني کتب میں قیدیوں کےاحکام اور ان کےحالات اور ان کےساتھ برتاؤ کےبارہ میں بہت کچھ لکھا ہے، اور یہ سارے کا سارا اہتمام اسلام میں انسان کي عزت وتکریم اور اس کي شخصیت کي حفاظت کي بناپر ہوا ہے.

اس معاملہ میں آساني اوراس کےاحکام کي توضیح بیان کرنےکےلیے اہل علم نےاس مسئلہ کودوقسموں میں تقسیم کیا ہے:

قیدي کي صحت کےمتعلقہ احکام اور جیل جہاں قید کوقید کیا جاتا ہےاس کےمتعلقہ دیکھ بھال کےاحکام .

اول:

قیدي کي شخصي صحت کےمتعلقہ احکام:

1 – مریض کوقید کرنا: فقہاء کرام نے مریض کو قید کرنےکےمتعلق ابتدائي طور پر ہي بحث کي ہےکہ آیا حکمران مریض شخص کو قید کرسکتا ہے یا نہیں؟

اس کاجواب یہ ہےکہ یہ مسئلہ اجتہادي ہے اوراس میں قاضي اورجج مجرم کي بیماري اور اس کي حالت اور قید کا سبب اور جیل میں اس مرض کي دیکھ بھال کےامکانات کا جائزہ لیتے ہوئےفیصلہ کرےگا، لھذا جب جیل میں مریض کي دیکھ بھال کےوافر مواقع موجود ہوں اور مرض بھي خطرناک نہ ہو کہ اگر اسےقید کردیا جائےتووہ ہلاک ہوجائے تواس صورت میں اسےقید کرنا جائز ہے ، اور جب جیل میں اس بیماري کا علاج اور مریض کي دیکھ بھال نہ کي

جاسكتي ہو توقاضي اسے ايسےشخص كےسپرد كرےگا جواس كا علاج معالجہ كرے اور اس كي حفاظت بھي تاكہ صحتياب ہونےكےبعد اسےقيد كيا جاسكے.

2 ۔ اگرمجرم جيل ميں بيمار ہوجائے:

جب مجرم جيل ميں بيمار ہوجائےاور جيل ميں ہي اس كا علاج معالجہ ممكن ہو تواسےجيل سےباہر نكالےبغير ہي علاج معالجہ كرنا واجب اور ضروري ہے، لهذا ڈاكٹر اور اس كي خدمت كےليےآنےوالےشخص كواس كےپاس جاكر علاج معالجہ كرنےسےنہيں روكا جاسكتا، اور اگر اس كےعلاج معالجہ نہ كرانےكي بنا پر قيدي ہلاك ہوجائےتواس كا سبب بننےوالے كوسزا دي جائے گي.

حديث ميں ہےكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم ايك بندھےہوئے قيدي كےپاس سےگزرے تواس قيدي نےيامحمد يامحمد پكارنا شروع كرديا تو رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم اس كےپاس تشريف لائے اوراس سےپوچھا كيا بات ہے؟ تواس قيدي نےكہا ميں بھوكا ہوں مجھےكھانا كھلائيں ميں پياسا ہوں مجھے پاني پلائيں، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےاس كي ضروريات پوري كرنے كا حكم ديا . صحيح مسلم (3 / 1263) .

بلاشك وشبہ علاج ومعالجہ مريض كي ضروريات ميں شامل ہے.

ليكن اگر قيدخانہ ميں مريض قيدي كا علاج ومعالجہ ممكن نہ ہو تواسے جيل سےنكال كرجيل كي نگراني ميں علاج معالجہ كرانا ضروري ہے اوراس مريض قيدي كي نگراني كےليے كسي اہلكار كواس كےساتھ ركھا جائے جواس كي نگراني اور حفاظت كرے.

يہ اورفقہاء كرام نے جسماني يا نفسياتي امراض ميں كوئي فرق نہيں كيا (نفسياتي امراض حقيقي ہوں نہ كہ جھوٹےاور بناوٹي يا وہ عادي امراض جنہيں لےكر بہت سےوكيل مجرموں كوبري كرانےكي كوشش كرتےہيں) اس ليے فقہاء كرام نےيہ ذكر كيا ہے كہ جب قيدي كےبھاگنےكا خدشہ نہ ہوتوجيل كا دروازہ بندنہيں كيا جائےگا اور نہ ہي قيدي كو اندھيري كوٹھري ميں ركھا جائےگا اور كسي حال ميں بھي اسےاذيت سےدوچار نہيں كياجائےگاجس وہ دھشت زدہ ہوجائے، اور اسي طرح اس كےعزيز واقارب كوبھي ملنےسے منع نہيں كياجائےگا كيونكہ ايسا كرنےسے اس كي صحت پر اثرپڑتا ہے اور نفسياتي مريض بننےكا خدشہ ہے.

3 ۔ حكمران يااس كےنائب كےليے مشروع ہےكہ وہ جيل ميں ايك ميڈيكل سينٹر قائم كرےجوقيديوں كي صحت اور ان كي حالت كا خيال ركھے ايسا كرنےسے عام ہاسپٹلوں ميں لےجاكر حقارت اور ذلت كا سامنا نہيں كرنا پڑے گا.

4 ـــ قيدي كوبيوي سےملاقات كرنےكي اجازت دينا ضروري ہے اوراگر جيل ميں كوئي مناسب جگہ ہوتوانہيں عليحدگي بھي مہيا كرنا ہوگي تاكہ قيدي اور اس كي بيوي اپنےآپ حفاظت كرسكيں اور غلط كام ميں نہ پڑيں.

5 ـ فقهاء كرام نےبالنص يہ بيان كيا ہے كہ قيدي كو وضوء اور طہارت وپاكيزگي كرنے كا موقع ديا جائے، اس ميں كوئي شك نہيں كہ طہارت وپاكيزگي مرض سےبچاؤ كا باعث ہيں.

دوم:

قيدي كوقيد كي جانےوالي جگہ كےمتعلقہ احكام:

جيل كي جگہ وسيع اور صاف ستھري ہوني چاہيے جہاں پر سورج كي كرنيں بھي پہنچتي ہوں اوروہاں زندگي كي ضروريات بھي ہوں جواس كي صحت كي ضامن ہوں.

قيديوں كو كسي ايسي جگہ پر جمع كرنا جائزنہيں جہاں وہ نماز كےليے وضوء ہي نہ كرسكيں.

سوم:

ذيل ميں وہ چند ايك امور بيان كيےجاتےہيں جن كا قيدي كو سزا دينےيا پھر اس سےمعاملات كرنےميں استعمال كرنا حرام ہے:

1 ـ جسماني مثلہ كرنا: قيدي كےجسم سےكوئي اعضاء وغيرہ كاٹ كريا ہڈي وغيرہ توڑ كراسے سزا ديني حرام ہے، نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے قيديوں كا مثلہ كرنےسے منع كرتےہوئےفرمايا: (تم مثلہ نہ كرو) صحيح مسلم (3 / 1357) .

2 ـ چہرے وغيرہ پر مارنا جس ميں توہين ہوتي ہو، جيسا كہ قيدي كي گردن ميں طوق ڈالنا يا پھر انہيں كوڑے مارنےكےليے زمين پر لٹانا چاہے حد ہي كيوں نہ ہو، كيونكہ ايسا كرنےميں توہين اور صحت اور جسماني ضررہے.

3 ـ آگ وغيرہ يا پھر گلا گھونٹ كريا پاني ميں غوطے دےكرتكليف اور اذيت ديني : ليكن اگر قصاص اور برابري ميں ايسا كيا جائےتوٹھيك ہے مثلا قيدي نےكسي دوسرے شخص كوآگ ميں جلا كرزيادتي كي ہو تواسےبھي اس طرح كي سزا دي جاسكتي ہے تاكہ حق ادا ہوجائے.

4 ـ بھوكہ ركھنا اور شديد سردي ميں سزا ديناياپھر اسے موذي اشياء كھلانا، يا لباس نہ پہننےدينا، اگر قيدي اس حالت كي بنا پر ہلاك ہوجائے تو اس كےقصاص ميں قيد كرنےوالے قتل كيا جائےگاياديت ادا كرےگا.

5 ـ بالكل برہنہ كرنا، كيونكہ ايسا كرنےميں قيدي كي شرمگاہ ننگي ہو گي اور قيدي كو نفسياتي اورجسماني مرض لگنےكا خدشہ ہے.

6 ۔ قيدي كو قضائےحاجت اور وضوء اورنماز كي ادائيگي سےروكنا، ايسا كرنےميں قيدي كي صحت پر اثر ہوگا وہ كوئي مخفي نہيں.

قيديوں سےمسلمانوں كےحسن سلوك كےچند ايك مناظر:

سابقہ حديث جس ميں يہ بيان كيا گيا ہےكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے قيدي كا خيال ركھنےاور اس كي كھانےپينےكي ضروريات پوري كرنےكاحكم ديا، نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم قيديوں كا بہت زيادہ خيال كرتےاور اپنےصحابہ كرام كوبھي ان كےساتھ اچھا برتاؤ كرنےكي وصيت كرتے.

خليفہ راشد علي بن ابوطالب رضي اللہ تعالي عنہ جيلوں كا معائنہ كرتے اوروہاں قيد لوگوں كےحالات كا جائزہ ليا كرتےتھےاورديكھتےكہ وہاں كون قيد ہے.

پانچويں خليفہ راشد عمربن عبدالعزيز رحمہ اللہ تعالي نےاپنےگورنروں كو يہ آرڈيننس جاري كيا كہ: جيلوں ميں ديكھوكون بند ہيں اور مريضوں كا خيال ركھو.

خليفہ المعتضد عباسي نےقيديوں كي ضروريات پوري كرنےاور ان كےعلاج معالجہ كےليے بجٹ ميں سے ماہانہ پندرہ سودينار مقرر كرركھےتھے.

خليفہ عباسي المقتدر نےجب اپنےايك وزير ابن مقلہ كو قيد كيا تواس كي حالت خراب ہونےپر خليفہ نےمشہور طبيب ثابت بن سنان بن ثابت بن قرۃ كو اس كا علاج كرنےكےليے جيل ميں بھيجا اوراسےاس كےساتھ حسن سلوك سے پيش آنےكا حكم ديا، تو ڈاكٹر خود اپنےہاتھ سے قيدي كو كھاناكھلاتا اور اس كےساتھ نرم برتاؤ كرتا تھا.

خليفہ مقتدر كےدور ميں وزير علي بن عيسي الجراح نے عراق كےہسپتالوں كےانچارج كو يہ آرڈر جاري كيا كہ: اللہ تعالي آپ كي عمر لمبي كرے ميں نے جيل ميں قيديوں كےبارہ ميں غوروفكر كيا كہ قيديوں كي كثرت اور ان كي جگہ سخت اوردشوار ہونےكي بنا پر انہيں بيمارياں لگ سكتي ہيں، اور قيدي اپنے نفع كےكام كرنےسے عاجز ہيں وہ ايسا نہيں كرسكتےاور نہ ہي وہ مختلف بيمارياں لاحق ہونےپر ڈاكٹروں سےمشورہ كرسكتےہيں، اس ليے آپ كےليے ضروري ہےكہ ان كےليے ڈاكٹروں كا انتظام كريں جوانہيں جيل جا كرعلاج معالجہ كي سہولت مہيا كريں، اور اس كےليےآپ ڈاكٹروں كوادويات اور سيرپ وغيرہ بھي مہيا كريں، يہ ڈاكٹر سب جيلوں كا دورہ كريں اور وہاں مريض قيديوں كوعلاج فراہم كريں اور قيديوں كےكہنےپران كي بيمارياں دور كريں.

يہ آرڈيننس خليفہ مقتدر سےليكر قاہر، اور راضي اور متقي كےدور تك چلتا رہا.

اس كي مزيد تفصيل جاننےكےليے آپ مندرجہ ذيل كتب ديكھيں: احكام السجن ومعاملۃ السجناء في الاسلام صفحہ (

367 ـ 379) اور الموسوعة القهية جلد (16) صفحه (320 ـ 327).

والله اعلم .